

## Pakistan Islamicus

An International Journal of Islamic and Social Sciences  
(Quarterly)

Trilingual: Urdu, Arabic, and English

pISSN: 2789-9365 eISSN: 2790-4911

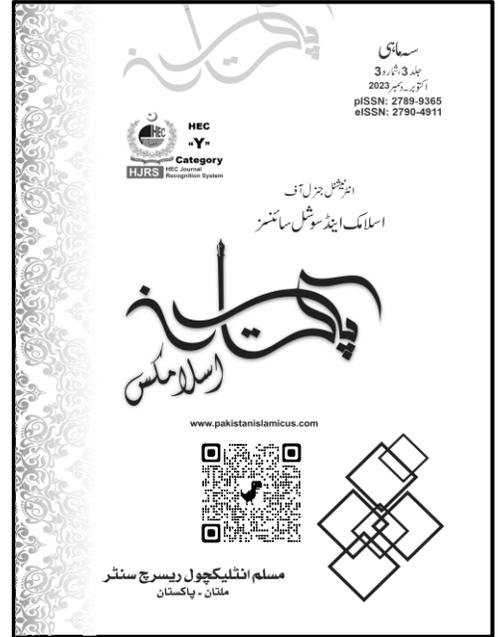
<https://pakistanislamicus.com/index.php/home>

Published by:

Muslim Intellectuals Research Center  
Multan-Pakistan

website: [www.mircpk.net](http://www.mircpk.net)

Copyright Muslim Intellectuals Research Center  
All Rights Reserved © 2021. This work is licensed under a  
Creative Commons Attribution 4.0 International License



### TOPIC

خبر واحد کی حجیت میں احناف اور اہل تشیع کے آراء کا تقابلی جائزہ

**A COMPARATIVE ANALYSIS OF THE VIEWS OF THE HANAFI AND THE SHIA IN THE AUTHENTICITY OF KHABAR-E-WAHID**

### AUTHORS

**Ameer Hamza Qadri**

Assistant Professor

Govt, Graduate College Qadir Pur Raan, Multan, Punjab, Pakistan.

[ahamzaqadri@gmail.com](mailto:ahamzaqadri@gmail.com)

**Dr Muhammad Amjad**

Associate Professor,

Department of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan, Punjab, Pakistan.

[amjad\\_mailsi@yahoo.com](mailto:amjad_mailsi@yahoo.com)

### How to Cite

Hamza Qadri, Ameer, Dr Muhammad Amjad. 2023.

خبر واحد کی حجیت میں احناف اور اہل تشیع کے آراء کا تقابلی جائزہ

“A COMPARATIVE ANALYSIS OF THE VIEWS OF THE HANAFI AND THE SHIA IN THE AUTHENTICITY OF KHABAR-E-WAHID”.

*PAKISTAN ISLAMICUS (An International Journal of Islamic & Social Sciences)*

3 (3): 115-133.

<https://pakistanislamicus.com/index.php/home/article/view/91>

## خبر واحد کی حجیت میں احناف اور اہل تشیع کے آراء کا تقابلی جائزہ

# A COMPARATIVE ANALYSIS OF THE VIEWS OF THE HANAFI AND THE SHIA IN THE AUTHENTICITY OF KHABAR-E-WAHID

**Ameer Hamza Qadri**

Assistant Professor

Govt, Graduate College Qadir Pur Raan, Multan, Punjab, Pakistan.

[ahamzaqadri@gmail.com](mailto:ahamzaqadri@gmail.com)

**Dr Muhammad Amjad**

Associate Professor,

Department of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan, Punjab, Pakistan.

[amjad\\_mailsi@yahoo.com](mailto:amjad_mailsi@yahoo.com)

### Abstract

First of all, this article discusses the concept of Sunnah. This presents definitions given by the scholars of Ahl-e-Sunnah Wa'l-Jama'ah (the Sunni sect) and Ahl al-Tashayyu' (the Shia sect), along with highlighting the differences between them. Since the Imamiyyah (Shia) also believe in the Sunnah of the Ahl al-Bayt (the family of the Prophet), and they present arguments in its favour, the responses from the Ahl as-Sunnah (Sunni) side also embellish this article. Following that, the article discusses the different categories of hadith based on their narration and the arguments and approaches of the Hanafi jurists and the Shia in validating and utilising the concept of solitary narration (Khabr-e-Wahid) in legal reasoning. Imam Abu Hanifa is among the first scholars to consider solitary narration as a valid proof, and he has mentioned seven conditions for its validity. The Shia also consider solitary narration as valid proof and present their arguments in its favour. Finally, the article concludes by presenting the beautiful outcomes of the discussion regarding the ruling of solitary narration.

**Keywords:** Khabar-e-Wahid, Definition, Types, Approaches, Importance, Hanafis,

Ahl-e-Tashayya.

تمہید

اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ابدی اصولوں کو اپنے پیغمبر کے ذریعے حالات و احوال کے تقاضوں کے مطابق خصوصی پیراہن اور خلعت سے نوازا ہے یہاں تک

کہ نبی اکرم ﷺ کے توسط سے نہ صرف یہ کہ اسلامی اصول و ضوابط کو آخری اور حتمی شکل دی بلکہ زندگی سے متعلق ہر عمل، شائستگی اور

تکمیل انسانیت میں موثر کردار ادا کرنے والے عوامل کو حفاظتِ جاودانی سے نوازا، میدانِ سیاست ہو یا تہذیب و تمدن کی جولانگاہ، فرد واحد کے معاملات ہوں یا اجتماعی نظام حیات، غرض یہ کہ زندگی کے ہر شعبہ میں اعتدال و توازن کو نبوی اداؤں کے مرہون کر دیا گیا۔ جاٹھار صحابہ نے حضور اکرم ﷺ کی اداؤں کو متاعِ زینت سمجھ کر حرزِ جاں بتاتے ہوئے محفوظ کیا اور عملی زندگی میں ان کی رہنمائی سے صحیح سمت کا تعین کیا۔ صحابہ نے آپ کے جن اقوال و افعال اور حرکات و سکنات کو محفوظ کیا، انہیں دو حصص میں تقسیم کیا جاتا ہے (1) اخبارِ متواترہ (2) اخبارِ آحاد۔

تمام محدثین و اصولیین اس پر متفق ہیں کہ خبرِ متواترہ سے علمِ یقینی اور قطعی حاصل ہوتا ہے یعنی عمل کرنا واجب ہے، جہاں تک خبرِ واحد کا تعلق ہے تو اس کے ساتھ علمِ ظنی میسر آتا ہے، اخبار کی بابت یہاں تک توافقِ رائے ہے لیکن اختلاف یہاں پیدا ہوتا ہے کہ خبرِ واحد جب علمِ ظنی کا فائدہ دیتی ہے تو اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟ کیا خبرِ واحد کو قبول کر کے بلا تردد حجت قرار دیا جائے؟ یا اس کو یکسر مسترد کر دیا جائے یا پھر اس کو جانچ پڑتال کے بعد حجت قرار دیا جائے؟

اس مقالہ میں خبرِ واحد سے متعلق احناف اور اہل تشیع کے آراء کا تقابلی جائزہ پیش کیا جائے گا، آیا کہ یہ قابلِ حجت ہے یا نہیں؟ مضمون کی حساسیت اور نزاکت کے باعث اسے چند حصص میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ سنت کی تعریف و اقسام کے ساتھ خبرِ واحد کی تعریف و اقسام اور خبرِ واحد کے واجب الاتباع ہونے میں احناف اور اہل تشیع کا اسلوب ذکر کیا جائے گا نیز آخر میں نتائجِ بحث ذکر کیے جائیں گے۔

## سنت کا معنی و مفہوم

سنت کا لغوی معنی ہے "الطریقہ" راستہ، طبیعت و عادت ہے، فقہ جعفریہ میں سنت کی مفہوم یہ ہے "السنتہ ما صدر عن المعصوم من قول او فعل او تقریر"<sup>1</sup> سنت وہ قول، فعل اور تقریر ہے جو معصوم ذات سے صادر ہو۔ لیکن احناف کے نزدیک سنت کی تعریف یہ ہے "ما صدر عن النبی ﷺ من قول او فعل اور تقریر" حضور ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو سنت کہتے ہیں۔

<sup>1</sup>العالمی، محمد بہاء الدین، الوجیزہ فی الدراریہ، (ایرن قم، المکتبۃ الاسلامیہ، ط: 1396ھ)، ص 20؛ العالمی، زین الدین بن علی بن احمد، الراعیہ فی علم الکلیم، محمد تقی، اصول العامہ للفقہ المقارن، (بیروت: دارالاندلس، سن ندارد)، ص 116 الدراریہ، (ایران: مکتبۃ المنشورات آیۃ اللہ العلی المرعشی النجفی، سن ندارد) ص 11۔

Al-Amli, Muhammad Baha' al-Din, Al-Wajizah Fi al-Dirayah, (Iran Qom, Al-Maktabah Al-Islamiyah, T: 1396 H), p. 20; Al-Amli, Zain al-Din bin Ali bin Ahmad, Al-Ra'ayah Fi 'Ilm al-Hakim, Muhammad Taqi, Usul al-Amah li'l-Fiqh al-Muqaran, (Beirut: Dar Al-Andalus, Year not specified), p. 116 Al-Dirayah, (Iran: Maktabah Al-Manshurat Ayatullah Al-Alami Al-Murashi Al-Najafi, Year not specified), p. 11."

اصولیین اہل تشیع اور احناف کی تعریف میں ماہ الامتیازیہ ہے کہ احناف کے نزدیک فقط نبی اور رسول ﷺ کے قول و فعل اور تقریر کو سنت کہتے ہیں کیونکہ نبی اور رسول ﷺ معصوم ذات ہوتے ہیں اور گناہ سے عصمت و پاکدامنی انبیاء کے ساتھ خاص ہے اس لیے نبی ﷺ کا قول و فعل بھی معصوم ہوتا ہے۔ جبکہ امامیہ اہل تشیع کے ہاں نبی ﷺ اور اہل بیت ائمہ اطہار (بارہ معصوم امام) کے قول و فعل اور تقریر کو بھی سنت کہتے ہیں کیونکہ یہ اہل بیت کے بارہ ائمہ اطہار کو بھی معصوم مانتے ہیں، ان کے قول و فعل اور تقریر کو معصوم مان کر حجت مانتے ہیں۔

حنفی اصولیین کے نزدیک سنت کی تین اقسام (1) خبر متواتر (2) خبر مشہور (3) خبر واحد ہیں جبکہ شیعہ اصولیین کے نزدیک سنت کی اقسام (1) خبر متواتر (2) خبر واحد ہیں، باقی رہ گئی خبر مشہور جسے خبر مستفیض بھی کہتے ہیں، وہ خبر واحد کا جزو ہے، کوئی مستقل شے نہیں ہے۔

### خبر واحد کی لغوی تحقیق

خبر واحد دو الفاظ خبر اور واحد کا مجموعہ ہے۔ اور "اخبار" کی جمع ہے۔ زبان عرب میں نبا اور خبر مترادف الفاظ میں سے ہیں۔ خبر اس اطلاق کو کہتے ہیں جو آپ کو اس شخص سے ملتی ہے جس سے آپ کچھ پوچھتے ہیں<sup>2</sup>۔ جس کلام میں صدق اور کذب دونوں کا احتمال ہو۔ اصطلاح میں اس کلام کو خبر کہتے ہیں<sup>3</sup> اور لغات میں خبر واحد اس خبر کو کہتے ہیں جس کو روایت کرنے والا شخص واحد ہو لیکن خبر واحد کی اصطلاحی تعریف کچھ اور خبر دے رہی ہے۔<sup>4</sup>

### خبر واحد کی اصطلاحی تعریف

اصولی علماء خبر واحد کی تعریف میں متفق نہیں ہیں مگر ان تمام تعریفات میں ایک چیز قدر مشترک ہے، کہ خبر واحد وہ خبر ہے جس میں تواتر کی تمام شرائط نہ پائی جائیں۔

معصوم کا لفظ عام ہے جو نبی ﷺ اور ائمہ اطہار دونوں کو شامل ہے۔

<sup>2</sup> ابن منظور، محمد بن کرم بن علی ابوالفضل، لسان العرب، (بیروت: دار صادر، سن ندارد)، 1090/2،

Ibn Manzur, Muhammad ibn Mukram ibn Ali Abu al-Fadl, "Lisan al-Arab," (Beirut: Dar Sader, Year not specified), 2/1090.

<sup>3</sup> لکھنوی، عبدالعلی، محمد بن نظام الدین محمد سہالوی انصاری، فواتح الرحموت مع سلم الثبوت، تحقیق: عبداللہ محمود محمد عمر، (بیروت: دارالکتب العلمیہ، 1423ھ)،  
Lakhnawi, Abdul Ali, Muhammad bin Nizam al-Din Muhammad Sahalvi Ansari, "Fawatih al-Rahamut Ma'a Silm al-Thubut," Edited by Abdullah Mahmood Muhammad Umar, (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyya, 1423 H), 2/123.

"Lisan al-Arab," 1/35.

<sup>4</sup> لسان العرب، 35/1

علامہ آمدی رحمہ اللہ خبر واحد کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"خبر الاحاد: ماکان من الاخبار غیر منته الی حد التواتر"<sup>5</sup>

”اخبار آحاد ان اخبار کو کہا جاتا ہے جو حد تواتر تک نہ پہنچ سکیں۔“

اسی طرح ابراہیم شیرازی اپنی کتاب میں خبر واحد کی تعریف ان الفاظ سے کرتے ہیں:

"اعلم ان خبر الواحد ما انحط عن التواتر"<sup>6</sup>

”خبر واحد وہ ہے جو درجہ تواتر سے گری ہوئی ہو۔“

درج بالا تعریف سے پتہ چلتا ہے کہ خبر واحد اس کو کہیں گے جس میں اخبار متواتر کی شرائط میں سے کوئی ایک یا ایک سے زائد شرط موجود نہ ہوں۔

خصوصاً یہ کے اس کے راوی اس حد تک نہ ہوں کہ ان کا جھوٹ پر اتفاق عادتاً محال ہو خبر واحد میں راوی ایک ہونا ضروری نہیں ہے جیسا کہ لغوی معنی

اس کی طرف اشارہ کر رہا ہے بلکہ راوی ایک سے زائد بھی ہو سکتے ہیں۔ اسی بات کی طرف صاحب نے توجیہ نے اشارہ کیا ہے۔<sup>7</sup>

حنفی عالم عبدالعزیز بخاری رحمہ اللہ خبر واحد کے بارے میں کہتے ہیں کہ خبر واحد کے آپ ﷺ کے ساتھ اتصال میں معطل اور صورتاً شبہ پایا جاتا ہے۔ شبہ

صوری اس وجہ سے کہ اس حدیث کا آپ کے ساتھ متصل ہونا دلیل قطعی سے ثابت نہیں ہے۔ اور شبہ معنوی اس وجہ سے کہ امت کی جانب سے اس کو

تلقی بالقبول حاصل نہیں ہے۔<sup>8</sup>

<sup>5</sup>الآمدی، (631ھ) ابوالحسین، علی بن ابی علی سیف الدین، الاحکام فی اصول الاحکام، 4 جزاء (مصر: مطبعہ المعارف، 1332ھ) 43/2  
Al-Amadi, (631 H) Abu al-Husayn, Ali ibn Abi Ali Saif al-Din, al-Ahkam fi Usul al-Ahkam, 4 volumes (Egypt: Matbaat al-Ma'arif, 1332 H) 2/43.

<sup>6</sup>الشیرازی، ابوالاسحاق ابراہیم، المحقق، عبدالمجید ترکی، شرح الملح، (بیروت لبنان: دار الغرب الاسلامی، 1408ھ) ص 153  
Al-Shirazi, Abu Ishaq Ibrahim, al-Muhqqiq, Abdul Majid Turki, Sharh al-Luma', (Beirut, Lebanon: Dar al-Gharb al-Islami, 1408 H) p. 153.

<sup>7</sup>الجزیری، علامہ شیخ طاہر الدمشقی، توجیہ النظر الی اصول الاثر، (مصر حلب: مکتبۃ المطبوعات الاسلامیہ، 1328ھ)، ص 33  
Al-Jazairi, Allama Sheikh Tahir al-Damascene, Tawjih al-Nazar ila Usul al-Athar, (Cairo, Aleppo: Maktabat al-Matbu'at al-Islamiyah, 1328 H), p. 33.

<sup>8</sup>البخاری، عبدالعزیز محمد علاؤ الدین، کشف الاسرار، شرح اصول بزدوی، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1418ھ) 138/6  
Al-Bukhari, Abdul Aziz Muhammad al-Din, Kashf al-Asrar, Sharh Usul-i Bazdawi, (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1418 H), vol. 6, p. 138.

## خبر واحد کی اقسام

متقدمین امامیہ کے نزدیک خبر واحد کی دو اقسام تھیں (1) صحیح (2) ضعیف، ان کو مقبول اور غیر مقبول کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ مگر متاخرین امامیہ کے نزدیک خبر واحد کی چار اقسام ہیں۔ (1) صحیح (2) حسن (3) مؤثق (4) ضعیف<sup>9</sup>۔ اور یہ ثنائی کے بجائے رباعی تقسیم سب سے پہلے علامہ حلی نے کی ہے۔ جبکہ رواۃ کی تعداد کے اعتبار سے جمہور علماء کے نزدیک خبر واحد کی تین اقسام ہیں۔

## خبر واحد کی حجیت

خبر واحد کی حجیت میں فقہاء اور اصولیین کا اختلاف ہے اور یہ اختلاف چار مختلف اقوال پر مبنی ہے

1. خبر واحد اصول اور فروع میں مطلقاً حجت ہے۔<sup>10</sup>

2. خبر واحد اصول اور فروع میں حجت ہے اگر اس کے ساتھ قرآن ملے ہوئے ہو

3. خبر واحد اصول اور فروع میں مطلقاً حجت نہیں

4. خبر واحد فروع میں حجت ہے مگر اصول میں حجت نہیں ہے

## قالین اول کے دلائل

علمائے اصول کی ایک جماعت کا مذہب یہ ہے خبر واحد اصول اور فروع دونوں میں حجت ہے بشرطیکہ اس میں حدیث مقبول کی تمام شرائط ہوں یعنی سند کا اتصال راوی کی عدالت ضبط عدم شذوذ اور عدم علت علاوہ ازیں وہ حدیث منسوخ ہو اور نہ مرجوح ہو۔ داؤد ظاہری، ابن حزم، حسین بن علی الکرابیسی، امام احمد، امام شافعی، امام مالک اور ابواسحاق اسفرائینی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔<sup>11</sup> شیخ محمد خضریٰ رحمہ اللہ اپنی کتاب اصول الفقہ میں کہتے ہیں:

<sup>9</sup>العالی، زین الدین بن علی الشہید الثانی، الرعایہ فی علم الدراریہ، (ایران: مطبعہ النعمان النخب الاشراف، سن ندارد)، ص 30

Al-Amili, Zain al-Din ibn Ali, the Second Martyr, al-Ra'ayah fi 'Ilm al-Darayah, (Iran: Matbaat al-Nu'man, Najaf al-Ashraf, no publication date), p. 30.

<sup>10</sup>اصول سے عقائد اور فروع سے عملی احکام مراد ہیں۔

<sup>11</sup>البرکاتی، ابوالعاصم المصری، حدیث الاحاد عند الاصولیین والرد علی شہبات الاصولیین (اسکندریہ: دار الصفا والمرہ، 1415ھ) ص 25

Al-Barkati, Abu al-Aasim al-Masri, Hadith al-Ahadith 'Inda al-Usuliyin wa al-Radd 'ala Shubuhath al-Usuliyin, (Alexandria: Dar al-Safa wa al-Maruah, 1415 H), p. 25.

"تواتر عن الصحابه في وقائع لا تحصى العمل بخبر الواحد ومجموع هذه الوقائع تفيد

اجماعهم على ايجاب العمل باخبار الاحاد"<sup>12</sup>

”لا تعداد واقعات میں صحابہ سے خبر واحد پر عمل کا جائز ہونا تو اتر سے ثابت ہے، اور ان وقائع کا مجموعہ عمل

بخبر الواحد کے واجب ہونے پر ان کے اجماع کی نشاندہی کرتا ہے۔“

پہلی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

"واذ اخذ الله ميثاق الذين اتوا الكتاب لتبیتنه للناس ولا تكتمونه فنبدوه وراء ظهورهم

واشتروا به ثمنا قليلا"<sup>13</sup>

اس آیت میں چند امور کو زیر بحث لایا گیا ہے (1) اس آیت میں عموم ہے کہ ایک آدمی اگر کوئی بات سنتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس بات کو

آگے پہنچائے خواہ اس کا تعلق اصول سے ہو یا فروع سے ہو، (2) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کو احکام کتاب بیان کرنے کا نہ صرف حکم دیا بلکہ

اس کو چھپانے بھی سے منع کیا۔ (3) ہمارے لیے اگر اس خبر کو قبول کرنا ضروری نہ ہوتا تو اس کو آگے پہنچانا اور بیان کرنا بھی ضروری نہ ہوتا۔ اس لیے اس

سے یہ ثابت ہوئی کہ اصول و فروع دونوں میں خبر واحد حجیت ہے۔

دوسری دلیل

"ان الذين يكتُمون ما انزلنا من البینت والهدی من بعد ما بینہ للناس فی الكتاب اولئک

یلعنہم اللہ ویلعنہم اللعنون"<sup>14</sup>

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی ہدایت کے اظہار کو ضروری فرمایا گیا ہے کیونکہ بصورت دیگر وعید شدید کا مصداق بننا لازم آتا ہے۔

ہمارے لیے اگر اس خبر کو قبول کرنا ضروری نہ ہوتا تو اس کو آگے پہنچانا اور بیان کرنا بھی ضروری نہ ہوتا۔ اس لیے ایک آدمی بھی اگر قرآنی ہدایت کے

بارے کوئی خبر سناتا ہے تو اس کی اتباع اور پیروی ضروری ہے۔

<sup>12</sup> محمد خضریٰ، اصول الفقہ، (مصر: مطبعة الجمیلة، 1329ھ)، ص 240

Mohammed Khadri, Usul al-Fiqh, (Egypt: Matbaat al-Jamila, 1329 H), p. 240.

Al-Quran, Surah Al-Imran 3:187.

<sup>13</sup> القرآن، سورۃ آل عمران 3/187

Al-Quran, Surah Al-Baqarah 2:159.

<sup>14</sup> القرآن، سورۃ البقرہ 2:159

## تیسری دلیل

"وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا"<sup>15</sup>

”رسول جو تم کو دے اس کو لے لو اور جس سے تم کو روکے اس سے رک جاؤ۔“

آپ ﷺ جو چیز لے کر تشریف لائے۔ چاہے وہ احکاماتِ عملیہ ہوں یا اعتقادات سے متعلق ہوں، نیز برابر ہے کہ وہ خبر واحد کے طریقے پر منقول ہوں یا خبر متواتر سے منقول ہوں،<sup>16</sup> ان سب کو قبول کرنا ضروری ہے کیونکہ اس آیت میں لفظ "ما" میں عموم ہے جو مذکورہ جملہ احکامات کو شامل ہے۔

## چوتھی دلیل

"وما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله ورسوله امراً ان يكون لهم الخيرة من امرهم

ومن يعص الله ورسوله فقد ضلّالاً مبيناً"<sup>17</sup>

آیتِ ہذا میں مذکور لفظ "امر" نکرہ ہے اور قاعدہ ہے کہ نکرہ جب تحت الشرط داخل ہو تو وہ عموم کا فائدہ دیتا ہے۔ اس لیے آیت آپ ﷺ کے تمام افعال و اقوال اور تقریر خواہ وہ عملی احکام کے بارے میں ہوں یا عقیدہ کے بارے میں ہو کے عموم کا فائدہ دے گی۔

## پانچویں دلیل

آپ ﷺ نے دو دراز علاقوں میں اپنے بہت سے صحابہ کو روانہ کیا اور مقصدِ وحید یہ تھا کہ اس علاقہ کے لوگوں کو دین سکھائیں تاکہ وہ ان فرامین پر عمل کر کے سرخرو ہو سکیں مثلاً جس طرح حضرت علی کو یمن<sup>18</sup> اور اسی طرح حضرت معاذ کو بھی یمن بھیجا<sup>19</sup> نیز حضرت مصعب بن عمیر کو قبل از ہجرت، مدینہ بھیجا، آپ ﷺ نے مذکور صحابہ کرام فرداً فرداً بھیجا۔

Al-Quran, Surah Al-Hashr 7:59.

<sup>15</sup> القرآن، سورۃ الحشر 7:59

<sup>16</sup> ابن سلام، ابو اسلام مصطفیٰ بن محمد، التاسیس فی اصول الفقہ علی ضوء الكتاب والسنة، (مکہ مکرمہ: مکتبۃ الحرمین، سطن)، ص 147

Ibn Salama, Abu al-Islam Mustafa ibn Muhammad, al-Tasis fi Usul al-Fiqh 'ala Dhu al-Kitab wa al-Sunnah, (Mecca: Maktabat al-Haramayn, no publication date), p. 147.

Al-Quran, Surah Al-Ahzab 33:36.

<sup>17</sup> القرآن، سورۃ الاحزاب 33:36

Al-Jami' li al-Sahih al-Bukhari, Book of Maghazi, Hadith Number 4349.

<sup>18</sup> الجامع للصحیح البخاری، کتاب المغازی، رقم الحدیث 4349

Al-Jami' li al-Sahih al-Bukhari, Book of Maghazi, Hadith Number 4341.

<sup>19</sup> الجامع للصحیح البخاری، کتاب المغازی، رقم الحدیث 4341

اس تمام تفصیل سے یہ بات اخذ ہوتی ہے کہ خبر واحد حجت ہے اس لیے کہ خبر واحد اگر حجت نہ ہوتی اور اس پر عمل لازم و ضروری نہ ہوتا تو آپ ﷺ ان کو اکیلے اکیلے نہ روانہ کرتے بلکہ بشکل جماعت بھیجتے۔

ان واقعات پر ایک اعتراض ہو سکتا ہے کہ یہ واقعات و روایات تو بذات خود خبر واحد ہیں۔ اور ہمارا مقصود خبر واحد کی حجیت ثابت کرنا ہے تو کیسے اس کی حجیت ثابت ہو سکتی ہے، اس سے تو دور لازم آئے گا۔

چونکہ یہ احادیث کثرت طرق سے ثابت ہیں۔ اور درجہ شہرت تک پہنچ چکی ہیں۔ اس لیے ان پر یہ اعتراض وارد نہیں ہوگا کہ مذکورہ واقعات و روایات خبر واحد ہیں، مزید براں یہ روایات اگرچہ فرداً فرداً تو خبر واحد ہیں لیکن کثرت طرق کی وجہ سے معتاداً متواتر کا فائدہ دیتی ہیں کہ خبر واحد حجت ہے۔<sup>20</sup>

### چھٹی دلیل

"قال رسول الله ﷺ نضر الله امرء سمع منا حديثاً فحفظه حتى يبلغه فرب حامل فقه

الى من هو افقه منه ورب حامل فقه ليس بفقيه"<sup>21</sup>

طریق استدلال یہ ہے کہ آپ ﷺ نے حدیث کو یاد کرنے اور اس کو آگے بیان کرنے کی رغبت دلائی اور اس ترغیب میں شخص واحد بھی داخل ہے اس لیے شخص واحد کو بھی حدیث (چاہے اس کا تعلق اصول سے ہو یا فروع سے ہو) کو محفوظ کرنے اور آگے پہنچانے کی ذمہ داری ہے۔ نیز حدیث کو آگے نقل کرنے فائدہ اسی وقت ہوگا جب دوسرے لوگوں کے لئے اس پر عمل کرنا ضروری ہو۔

### ساتویں دلیل

حضور ﷺ نے ایک ہی زمانہ میں بارہ مختلف سلاطین کی طرف بارہ قاصدوں کو پیغام اسلام دے کر روانہ کیا، یہاں بھی قابل غور امر یہ ہے کہ اگر ایک شخص کی دی گئی خبر درجہ اعتبار سے ساقط ہوتی تو آپ ﷺ پھر کبھی ایک علاقہ میں ایک قاصد نہ بھیجتے بلکہ ایک جماعت روانہ کرتے تاکہ اتمام حجت ہو سکے۔ ایک شخص کو بھیج کر اتمام حجت کرنا خبر واحد کے حجت ہونے کی بین ثبوت ہے۔

<sup>20</sup> ملا جیون، احمد بن ابی سعید الحنفی، نور الانوار (اردن عمان: دار الفاروق، سطن) ص 182

Mallajiyun, Ahmad ibn Abi Saeed al-Hanafi, Noor al-Anwar (Jordan, Oman: Dar al-Faruq, Sistan), p. 182.

<sup>21</sup> ابو داؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی، السنن لابن داؤد، کتاب العلم، باب فضل نشر العلم، رقم الحدیث 366

Abu Dawood, Sulaiman ibn Ash'ath al-Sijistani, Sunan Abi Dawood, Book of Knowledge, Chapter on the Virtue of Spreading Knowledge, Hadith Number 366.

اس بارے امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

"وبعث --- یعنی النبی --- فی دھرواحد اثنی عشر ملکاً یدعو بہم الی الاسلام۔۔۔ ولم تزل

کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنفذ الی ولاتہ بالامر والنہی ولم یکن لاحد ولاتہ

ترک نفاذ امرہ"<sup>22</sup>

## اجماع اور خبر واحد

صحابہ کا خبر واحد کو قبول کرنے پر اجماع تھا۔ کیونکہ کئی ایسی روایات و واقعات موجود ہیں جن سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ اوقات مختلفہ میں مختلف معاملات میں خبر واحد کی طرف رجوع فرماتے تھے جس کی چند امثلہ درج ذیل ہیں۔

1. ایک مجوسی سے جزیہ کے بارے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف کی خبر کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبول کیا کہ آپ نے مجوس ہجر سے جزیہ لینے کا حکم صادر فرمایا۔<sup>23</sup>
2. جدہ کی میراث سے متعلق حضرت مغیرہ بن شعبہ اور حضرت محمد بن مسلمہ کی حدیث کو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ صرف قبول کیا بلکہ اس کے مطابق فیصلہ بھی صادر فرمایا۔<sup>24</sup>
3. عدت و وفات گزارنے والی عورت کے سکئی متعلق فریجہ بنت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبول کیا۔<sup>25</sup>
4. اہل قبائے ایک آدمی کی خبر کی بنیاد پر نماز میں اپنا رخ قبلہ کی طرف پھیر دیا۔<sup>26</sup>

<sup>22</sup> الشافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس، الرسالہ، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، سطن) ص 418

Al-Shafi'i, Abu Abdullah Muhammad ibn Idris, Al-Risalah, (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Sistan), p. 418.

<sup>23</sup> البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الجزیہ والموادع، باب الجزیہ والموادع مع اہل الذمۃ والحرب، رقم الحدیث 3156

Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail, Al-Jami' al-Sahih li al-Bukhari, Book of Al-Jizyah and Mawaada'ah, Chapter on Al-Jizyah and Mawaada'ah with the People of the Book and the Disbelievers in War, Hadith Number 3156.

<sup>24</sup> السنن لابن داؤد، کتاب الفرائض، باب فی الجدرہ، رقم الحدیث 2894

Sunan Abu Dawood, Book of Al-Fara'id (Laws of Inheritance), Chapter on Al-Juddah, Hadith Number 2894.

<sup>25</sup> السنن لابن داؤد، کتاب الطلاق، باب فی المتوفی عنہا منتقل، رقم الحدیث 2300

Sunan Abu Dawood, Book of Divorce, Chapter on Transference of Divorce in the Case of a Deceased Wife, Hadith Number 2300.

<sup>26</sup> الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب التوجہ نحو القبۃ، رقم الحدیث 399

Al-Jami' al-Sahih li al-Bukhari, Book of Prayer, Chapter on Turning Towards the Qiblah in Prayer, Hadith Number 399.

علامہ آمدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ان عمل بعض الصحابة بل الاكثر من المجتہدين منهم باخبار الاحاد مع سكوت الباقيين

عن النكير دليل الاجماع على ذلك"<sup>27</sup>

## خبر واحد اور قیاس

جب قرآن و سنت اور اجماع سے خبر واحد پر عمل کا ضروری ہونا ثابت ہو گیا تو ذیل میں ہم اس بات کو ثابت کریں گے کہ قیاس بھی اس بات کا متقاضی ہے کہ خبر واحد پر عمل ضروری ہے۔ وہ اس طرح کہ:

1. ایک مفتی صاحب کے قول پر خبر واحد کو قیاس کریں گے جب کہ قول مفتی بھی خبر واحد کی قبیل سے ہے لہذا جو خبر واحد حدیث رسول

ﷺ ہو وہ تو بطریق اولیٰ قبول کی جانی چاہیے۔ کیوں کہ خطا و نسیان کا احتمال مفتی کے قول میں اس خبر واحد سے زیادہ ہوتا ہے، اسی

طرف اشارہ کرتے ہوئے علامہ سسکی لکھتے ہیں: "قیاس خبر الواحد علی الفتویٰ والشہادۃ بجامع تحصیل المصلحۃ المظنونۃ او دفع المفسدۃ

المظنونۃ"<sup>28</sup>

2. مؤذن کی اذن و شہادت پر ہم خبر واحد کو قیاس کریں گے، دو در رسالت سے لے کر آج تک اہل اسلام ایک مؤذن کی اذان سن کر روزہ

رکھتے اور افطار کرتے ہیں۔ تو جب خبر واحد کو اذان اور شہادت میں قبول کر لیا جاتا ہے تو روایت حدیث میں تو بطریق اولیٰ قبول کی جانی

چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے حفاظت دین کی ذمہ داری تو خود لی ہے۔<sup>29</sup>

اور عقل انسانی بھی اس بات کی متقاضی ہے کہ خبر واحد حجت ہے انسانی معاشرت و تمدن میں خبر واحد کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا دنیا کے تمام

کاروبار، دفتری امور، گھریلو مسائل، عدالتی فیصلے، سفارتی معاملات سبھی خبر واحد کو تسلیم کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی بنیاد پر ہی حل ہو سکتے ہیں۔

Al-Ahkam by Al-Amidi, 2/85.

<sup>27</sup> الاحکام للآمدی، 2/85

<sup>28</sup> لسسکی، علی بن عبد الکافی، الابہاج فی شرح المنہاج (بیروت: دار الکتب العلمیہ 1416ھ) ص 239

Al-Subki, Ali ibn Abd al-Kafi, Al-Ibahaaj fi Sharh al-Minhaj, (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1416 H), p. 239.

<sup>29</sup> الکلوزانی، ابو الخطاب محفوظ، التمسید فی اصول الفقہ، محقق: ابو عمشہ، مفید محمد، (جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ: دار المدنی، 1406ھ)، ص 36/3

Al-Kaludhani, Abu al-Khattab Mahfuz, Al-Tamheed fi Usul al-Fiqh, Edited by Abu Amsha Mufeed Muhammad, (Umm al-Qura University, Mecca: Dar al-Madani, 1406 H), vol. 3, p. 36.

## دوسرے قول کے قائلین اور دلائل

جو خبر متصل بالقرآن ہوگی وہ قابل حجت ہوگی۔ یہ قول، اہل تشیع، حنابلہ کی ایک جماعت مثلاً ابن قدامہ، علامہ آمدی، ابو بکر بن الباقلانی اور ابن حاجب نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔<sup>30</sup>

درج ذیل ان قرآن کو ذکر کیا جائے گا جو خبر واحد کی حجیت کے لیے ضروری ہے ہیں۔

1. بخاری اور مسلم دونوں نے اس حدیث کو ذکر کیا ہو لیکن اس میں تو اتر کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں
2. رواۃ حدیث میں ضعف و علل نہ ہو اور وہ ایسی مشہور حدیث ہو جس کی دیگر اسناد بھی ہوں
3. راوی حدیث میں ضبط اور حفظ تمامہ موجود ہو۔<sup>31</sup>

پہلے اور دوسرے قول کوئی خاص فرق نہیں ہے کیونکہ جن قرآن کا اعتبار دوسرے قول کے قائلین نے کیا ہے ان میں سے بعض قرآن کا اعتبار پہلے قول کے قائلین نے بھی ان احادیث کو قبول کرنے میں کیا ہے۔ جن کا تعلق اصول سے ہے۔

## تیسرے قول کے قائلین اور نقطہ نظر

شراخبر واحد پر عمل کرنا جائز نہیں ہے نہ اصول میں اور فروع میں۔ یہ اور ظاہر یہ میں سے ابو بکر بن داؤد، قاشانی، اور شیعہ امامیہ کی ایک جماعت کا ہے۔ آج کل بہت سے مستشرقین اور متجددین بھی اسی قول کی پیروی کر رہے ہیں۔ خبر واحد کی عدم حجیت کے بارے میں شیعہ عالم شریف المر تفضی کہتے ہیں:

شرعی احکام ایسی دلیل چاہتے ہیں جو یقین کا فائدہ دے، اسی لیے ہم نے اخبارِ آحاد پر عمل کو باطل قرار دیا ہے، کیونکہ وہ نہ علم کا فائدہ دیتی ہے اور نہ عمل کا، اور ہم نے یہ بات ضروری قرار دی ہے کہ عمل، علم تابع ہے، ایک راوی کی خبر جب کہ عادل ہو زیادہ سے زیادہ اس کی سچائی کا ظن دیتی ہے اور جس کے سچ کا ظن ہو، یقین نہ ہو اس کے جھوٹ کی بھی گنجائش ہے۔<sup>32</sup>

<sup>30</sup>السغناقی، حسام الدین، حسین بن علی بن حجاج، الکافی شرح البرزوی، تحقیق: فخر الدین سید محمد قانت، (ریاض، مکتبۃ الرشید، 1422ھ)، 255/3

<sup>30</sup>Al-Saghnaqi, Husam al-Din Hussein ibn Ali ibn Hujaj, Al-Kafi Sharh al-Bazdawi, Edited by Fakhr al-Din Sayyid Muhammad Qant, (Riyadh: Maktabat al-Rashid, 1422 H), vol. 3, p. 255.

<sup>31</sup>نزهة النظر، ص 202—210

"Nuzhat al-Nazr," pages 202-210.

<sup>32</sup>المظفر، شیخ محمد رضا، اصول الفقہ (بیروت: مؤسسۃ العلمی للمطبوعات 1410ھ)، 62/2

Al-Muzaffar, Sheikh Muhammad Rida, Usul al-Fiqh (Beirut: Muassasat al-A'lamia lil-Matbuat, 1410 H), vol. 2, p. 62.

دلیل

"ان يتبعون الا الظن وان الظن لا يغني من الحق شيئا"<sup>33</sup>

اس آیت سے اس طرح استدلال کیا جاتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے ظن کی پیروی کرنے سے روکا ہے، اور ظن کی پیروی کرنے والوں کی مذمت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ ظن، حق کے بارے میں کوئی فائدہ نہیں دیتا، اور خبر واحد سے بھی زیادہ سے زیادہ، ظن کا فائدہ حاصل ہوتا ہے لہذا اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر واحد کی پیروی کرنے سے روکا ہے کیونکہ یہ حق کے بارے میں کوئی فائدہ نہیں دیتی۔<sup>34</sup>

اس دلیل کے جمہور کی جانب سے بہت سے جوابات دیے گئے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

1. جس ظن سے ان آیات میں روکا گیا ہے وہ ظن ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو.
2. جمہور کے مذہب کے مطابق خبر واحد ظن کا فائدہ نہیں دیتی بلکہ یقین کا فائدہ دیتی ہے.
3. بعض علماء نے اس دلیل کا التزامی جواب دیا ہے کہ خبر واحد پر عمل نا واجب ہونے پر کوئی قطعی دلیل تو موجود نہیں ہے۔ لہذا جو لوگ اس کی نفی کرتے ہیں وہ خود ظن پر عمل کرتے ہیں اور اس آیت کے تحت داخل ہیں۔
4. ظن راجح عمل کے واجب ہونے میں علم کی مانند ہے۔ خبر واحد ظن راجح کا فائدہ تو ضرور دیتی ہے۔ اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ خبر واحد بھی علم کا فائدہ دیتی ہے۔

خلاصہ

یہ قول کتاب و سنت اور اجماع میں سے کسی دلیل پر مبنی نہیں ہے۔

یہ قول اس طرز عمل کے منافی ہے جو طرز عمل صحابہ اور سلف صالحین کا سنت کے ساتھ ہے۔

اس قول کو اگر قبول کر لیا جائے تو احادیث صحیحہ کا ایک بڑا حصہ مردود اور ناقابل عمل قرار ہوگا۔ کیونکہ احادیث کا غالب حصہ خبر واحد پر مشتمل ہے بلکہ بعض علماء نے خبر متواتر کے وجود سے انکار کیا ہے تو اس صورت میں تمام احادیث خبر ہوگی۔

The Quran, Surah An-Najm 28:53.

<sup>33</sup> القرآن، سورۃ النجم 28:53

Al-Adhah, 3/874.

<sup>34</sup> العدة، 3/874

خبر واحد کی عدم حجیت کا یہ قول ترقی کر کے انکار حدیث کا باعث بنا اور اسی قول کو لے کر مستشرقین اور مستغربین نے حضور ﷺ کی ذات اور دین اسلام پر بہت کیچڑا چھالا ہے۔

## چوتھے قول کے قائلین اور نقطہ نظر

اخبارِ آحاد صرف اصول میں قبول نہیں کی جائیں گی البتہ فروع میں حجت ہیں۔ یہ قول اصولیین کی ایک جماعت اور متکلمین کا ہے۔ اکثر شوافع، جمہور مالکیہ اور احناف کا بھی یہی قول ہے۔<sup>35</sup>

دلیل ”خبر واحد اصول میں قابل عمل نہیں کیونکہ وہاں یقین مطلوب ہوتا ہے۔ اور خبر واحد ظن کا فائدہ دیتا ہے۔“<sup>36</sup>

اس دلیل کا جواب یہ ہے کہ اصول کے بارے میں جو اخبارِ آحاد ہیں وہ ایسے قرائن پر مشتمل ہیں جس کی وجہ سے یقین کا فائدہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اس لئے سلف نے ایسی روایات کو عقائد کے باب میں قبول کیا ہے۔ علاوہ ازیں خبر واحد کو قبول کرنے کے دلائل قطعی ہیں لہذا ان کو قطعیات میں قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

درج بالا چاروں اقوال میں پہلا قول جو کہ اکثر علماء کا ہے کہ خبر واحد اصول اور فروع دونوں میں حجت ہے یہ قول دلائل کے اعتبار سے بھی قوی ہے۔ اور خبر واحد کی حجیت کو صرف احکام کے ساتھ خاص کرنا اور عقائد کو چھوڑ دینا تخصیص بلا تخصیص ہے جو کہ معتبر نہیں ہے۔ لہذا چاروں اقوال میں سے یہ قول راجح ہے۔

فقہاء و محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خبر واحد کی حجت ہے اور اس لیے اصولیین اس سے مسائل کا استنباط کرتے رہے۔ مگر ان شرائط میں اختلاف ہے جو فقہاء کے درمیان خبر واحد پر عمل کو واجب کرنے والی ہیں، درج ذیل سطور میں انہی شرائط کا جائزہ لیا جائے گا یاد رہے کہ ان شرائط سے مراد حدیث کی صحت کی بنیادی شرائط یعنی راوی کا اسلام، عقل، بلوغ، عدالت اور ضبط کے علاوہ شرائط مراد ہیں کیونکہ یہ بنیادی شرائط متفق علیہ ہیں۔

<sup>35</sup>المسودة، ص 238، حدیث الآحاد عند الاصولیین، ص 25

Al-Maswda, p. 238, Hadiths of Ahadith among the Usuliyyin, p. 25.

<sup>36</sup>ابصری المعزلی، ابوالحسین محمد بن علی، کتاب المعتمد فی اصول الفقہ، (دمشق: المعتمد العلمی الفرسی للدراسات العربیہ، 1384ھ/2570)

Al-Basri al-Mu'tazili, Abu al-Husayn Muhammad ibn Ali, Kitab al-Mu'tamad fi Usul al-Fiqh, (Damascus: Al-Ma'had al-Ilmi al-Faransi lil-Dirasat al-Arabiyya, 1384 H), vol. 2, p. 570.

## خبر واحد سے استدلال میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اسلوب

خبر واحد کو جنہوں نے حجت سمجھا ان میں سرفہرست امام ابو حنیفہؒ ہیں کیونکہ آپ تو اپنی آراء سے رجوع کر لیتے تھے اگر کوئی ایسی خبر واحد ملتی جو آپ کی آراء کے برعکس ہوتی۔ اس کی کئی امثلہ کتاب الآثار از امام ابو یوسفؒ، کتاب الآثار از امام محمدؒ دیکھی جاسکتی ہیں۔ بہر حال امام ابو حنیفہؒ خبر واحد کو نہ صرف قبول کرتے تھے بلکہ اس کو آگے روایت بھی کرتے اور اپنے فتویٰ کی بنیاد اس پر قائم کرتے۔<sup>37</sup>

درج ذیل سطور میں ان شرائط کو ذکر کیا جائے گا جو احناف خبر واحد کے قبول کرنے میں عائد کرتے ہیں:

شرط اول: خبر واحد جب کتاب اللہ و سنت مشہورہ کے مخالف ہو تو وہ قبول نہ ہوگی اور نہ عمل کے لئے حجت ہوگی۔

"من اشترط شرطا لیس فی کتاب اللہ فلیس لہ، وان اشترط مائة مرة، شرط اللہ احق واثق"<sup>38</sup>

”جو کوئی ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں نہ ہو تو یہ اس کے لیے جائز نہیں ہے اگرچہ وہ سو مرتبہ لگائے، اللہ کی

شرط زیادہ حق دار اور مضبوط ہے۔“

دوسری شرط: خبر واحد کا تعلق ایسے حکم سے نہ ہو جس میں ابتلائے عام ہو، اور جو لوگوں کو اکثر پیش آتا رہتا ہو

تیسری شرط: خبر واحد کی قبولیت کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ راوی کا اپنا عمل یا فتویٰ اس کی روایت کردہ حدیث کے خلاف نہ ہو،

چوتھی شرط: راوی اگر غیر فقیہ ہو تو اس کی روایت کردہ حدیث، قیاس اور قواعد شرعیہ کے خلاف ہو تو اس صورت میں ضرورت کی وجہ سے حدیث کو ترک کر دیا جائے گا۔

پانچویں شرط: خبر واحد کا تعلق ایسے حکم سے نہ ہو، جو شبہات کی وجہ سے ساقط ہو جاتا ہو، جیسے حدود۔

چھٹی شرط: صحابہ رضی اللہ عنہم نے کسی درپیش مسئلہ میں اس خبر واحد سے اعراض نہ کیا ہو۔

ساتویں شرط: خبر واحد اس نوعیت کی ہو کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر مخفی نہیں رہ سکتی تھی۔

<sup>37</sup> ابو زہرہ، ابو حنیفہ: حیاتیہ وعصرہ۔۔ آراءہ وفقہہ، (بیروت: دار الفکر العربی، سطن) ص 310

Abu Zahra, Abu Hanifa: Hayatuhu wa Asruhu... A'ra'u hu wa Fiqhuh, (Beirut: Dar al-Fikr al-Arabi, no publication date), p. 310.

<sup>38</sup> البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب المکاتب، باب ما يجوز من شروط المکاتب، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1423ھ) رقم الحدیث 2569

Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail, Al-Jami' al-Sahih, Book of Al-Makاتب, Chapter on What is Permissible Among the Conditions of Al-Makاتب, (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1423 H), Hadith Number 2569.

## خبرِ واحد سے استدلال میں اہل تشیع کا اسلوب

اہل تشیع کی فقہی اثنا عشری تمام ائمہ اثنا عشری کی آراء و اجتہادات کا مجموعہ ہے کیونکہ شیعہ کے نزدیک ان کے ائمہ اثنا عشری، معصوم ہیں اور ان سے کسی گناہ یا غلطی کا صدور ممکن نہیں اور ان کی بات ویسے ہی حجت ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کی بات حجت ہے، لہذا درج ذیل سطور میں ہم جائزہ لیں گے کہ ان کے نزدیک خبرِ واحد کی کیا حیثیت ہے۔

ان کے نزدیک خبرِ واحد کی تعریف یہ ہے:

"والمراد بنا بخبر الواحد ما انحط عن الخبر المتواتر سواء كان راويه واحد ام اكثر،

ومن شانہ ان يفيد الظن --- بشرط الثقة بامانة المخبر في خبره"<sup>39</sup>

”یہاں خبرِ واحد سے مراد وہ خبر ہے جو درجہ تواتر تک نہ پہنچ ہو، برابر ہے کہ اس کا راوی ایک ہو یا زیادہ ہو، خبرِ

واحد، ظن کا فائدہ دیتی ہے بشرطیکہ خبر دینے والے کی امانت داری پر اعتماد ہو۔“

محمد جواد مغنیہ کی اس عبارت سے یہ بات تو طے ہو گئی کہ بنیادی طور پر شیعہ امامیہ کے نزدیک بھی خبرِ واحد کی وہی تعریف ہے جو اہل سنت سے جمہور فقہاء کے نزدیک ہے۔ البتہ خبرِ واحد کی حجیت میں شیعہ علمائے اصول کا آپس میں اختلاف منقول ہے، اس اختلاف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شیعہ کے روحانی راہ نما خمینی کہتے ہیں:

"وقد وقعت معركة الآراء ، ولا محيص للفقهاء عن الخوض فيها ، لامة يدور عليها رحي

الاستنباط في هذه الاعصار."<sup>40</sup>

شیعہ راہ نما خمینی، خبرِ واحد کی حجیت کے بارے میں بذاتِ خود اس بات کے معترف ہیں کہ خبرِ واحد اصول اور فروع میں دونوں میں حجت ہے، لیکن اصول میں صرف وہ خبر حجت ہوگی جو یقین کا فائدہ دے۔<sup>41</sup>

<sup>39</sup> مغنیہ، محمد جواد علم اصول الفقہ فی ثوبہ الجدید، (بیروت: دارالعلوم للملائیین، 1975)، ص 232

Maghniyah, Muhammad Jawad, 'Ilm Usul al-Fiqh Fi Thawbih al-Jadid, (Beirut: Dar al-Ilm lil-Malayin, 1975), p. 232.

<sup>40</sup> الخمینی، روح اللہ، تہذیب الاصول، (ایران: مؤسسہ تنظیم و نشر آثار الامام الخمینی، 1423ھ)، 129/2.

Al-Khomeini, Ruhollah, Tahdhib al-Usul, (Iran: Moassasat Tanzim wa Nashr Athar al-Imam al-Khomeini, 1423 H), vol. 2, p. 129.

Tahdhib al-Usul, vol. 2, p. 344.

<sup>41</sup> تہذیب الاصول، 344/2.

البتہ شیخ رضا المظفر خبر واحد کی حجیت کے بارے میں لکھتے ہیں

”جب خبر واحد (وہ خبر ہے جس کے راوی حد تو اترا تک نہ پہنچیں) کے ساتھ ایسے قرآن متصل ہوں جن سے یقین حاصل ہوتا ہے بعض اوقات یقین کا فائدہ دیتی ہیں اگرچہ خبر دینے والا ایک شخص ہو،۔۔۔ لیکن جب خبر واحد کے ساتھ ایسے قرآن جو یقین کا فائدہ دیتے ہیں متصل نہ ہوں تو ایسی خبر واحد کی نہ صرف حجیت میں بلکہ اس کی شرائط میں بھی اختلاف ہے، شیعہ اصولیین میں شریف مرتضیٰ اور ان کے اتباع وہ اس دلیل قطعی کے وجود کا انکار کرتے ہیں اور جو حضرات خبر واحد کو قابل حجت تسلیم کرتے ہیں ان میں سرفہرست شیخ طوسی اور دیگر علماء ہیں۔“<sup>42</sup>

شیخ طوسی خبر واحد کی حجیت سے متعلق رقم طراز ہیں

”خبر واحد اس صورت میں قابل حجت ہے جب رواقہ حدیث امامت کے قائل ہوں، عام ازیں وہ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرنے والے ہوں یا ائمہ سے میں سے کسی سے۔ راوی حدیث پر طعن نہ کیا گیا ہو، نیز بات صحیح نقل کرتا ہو، اور ایسے قرآن موجود ہوں جو صحت خبر واحد پر دال ہوں، اس لیے کہ اس صورت میں اس سے یقین حاصل ہو جائے گا۔“<sup>43</sup>

تھوڑا آگے چل کر وہ ان قرآن کا ذکر کرتے ہیں، وہ روایات جن سے علم یقین حاصل نہیں ہوتا، ان کے مفہوم کی صحت پر دلالت کرنے والے قرآن چار طرح کے ہیں۔

1. یہ ایسے قرآن ہوں کہ نہ صرف دلائل عقلیہ موافق ہوں بلکہ ان کے تقاضوں کے بھی موافق ہوں۔
2. خبر واحد کتاب اللہ کے نص کے موافق ہو مخالف نہ ہو، عام ازیں عموم میں موافق ہو یا خصوص میں۔
3. وہ روایت تو اتر سے پہنچی ہو۔
4. وہ روایت حق پرست گروہ کے اجماع کے مخالف نہ ہو۔<sup>44</sup>

<sup>42</sup> مظفر، شیخ محمد رضا، اصول الفقہ، (بیروت: مؤسسۃ العلمیہ للطبوعات، 1410ھ)، 61/2-62۔  
Muzaffar, Sheikh Muhammad Rida, Usul al-Fiqh, (Beirut: Muassasat al-'Alamia lil-Matbuat, 1410 H), vol. 2, pp. 61-62.

<sup>43</sup> طوسی، ابو جعفر محمد بن حسن، عدۃ الاصول، (ایران قم: المطبعۃ ستارہ، 1417ھ)، ص 51۔  
Tusi, Abu Ja'far Muhammad ibn Hasan, Adat al-Usul, (Qom, Iran: Al-Matba'ah Sitarah, 1417 H), p. 51.

Adat al-Usul, pp. 58-59.

<sup>44</sup> عدۃ الاصول، ص 59، 58۔

شیعی اصولیین میں سید محمد شیشی کا کہنا ہے، کہ اخبارِ احاد، اللہ کی طرف سے دینِ قطعی کا درجہ رکھتے ہیں اس لیے اس میں نہ کوئی شک ہے اور نہ ہو سکتا ہے، اس کے بعد انہوں نے بہت سے دلائل اس کی حجیت کے دیے ہیں۔<sup>45</sup> شیعہ عالم ابو منصور جمال الدین بھی خبرِ واحد کی حجیت کے قائل ہیں اگرچہ وہ ظن کا فائدہ دیتی ہے اور اس کی حجیت پر بہت زیادہ دلائل پیش کیے ہیں۔

" خبر الواحد : هو ما يفيد الظن ، وان تعدد المخبر وبو حجة في الشرع خلافا للسيد

المرتضى والجماعة"<sup>46</sup>

شیعی اصولیین کے نزدیک حجیتِ خبرِ واحد اور اسلوبِ استدلال کی بحث کو درج ذیل نکات میں سمیٹا جا سکتا ہے۔

1. شیعی اصولیین کے نزدیک خبرِ واحد کی دو اقسام ہیں (1) وہ خبر جو قرآن سے ملی ہوئی ہو ایسی خبر کو خبرِ مقررہ کہتے ہیں (2) وہ خبر جو قرآن سے نہ ملی ہوئی ہو ایسی خبر کو خبرِ غیر مقررہ کہتے ہیں۔
2. خبرِ واحد غیر متصل بالقرآن کی حجیت میں شیعی اصولیین اختلاف کرتے ہیں، قدیم شیعی علماء اصول کے نزدیک ایسی خبرِ قابلِ عمل نہیں ہے، جب کہ قدیم اصولیین میں شیخ طوسی اور متاخرین شیعی اصولیین کے نزدیک ایسی خبرِ واحد (غیر متصل بالقرآن) حجیت ہے اور کثیر دلائل اسکی حجیت پر موجود ہیں۔

3. جو روایت حدیث امام معصوم کے قائل ہیں فقط ان روایت کی خبر قابلِ حجیت ہے۔

4. اور جو خبر رسول اکرم ﷺ اور ائمہ کے اقوال و افعال پر مبنی ہو فقط وہی قابلِ عمل ہے۔

5. روایت حدیث پر کسی قسم کا طعن یا عیب نہ ہو اور صحیح طریقہ سے نقل کرتا ہو۔

## خبرِ واحد کا حکم

خبرِ واحد کا حکم جاننے سے پہلے یہ جان لیں کہ باعتبارِ اوصاف خبرِ واحد کی دو اقسام ہیں۔

- 1- خبرِ واحد متصل بالقرآن
- 2- خبرِ واحد غیر متصل بالقرآن

<sup>45</sup> شیشی، السید محمد، نتیجۃ النتاج فی اصول الفقہ، (ایران کرمان: مطبعۃ السعادة، 1351ھ)، ص 184

Shishi, Al-Sayyid Muhammad, Natiqat al-Nata'ij fi Usul al-Fiqh, (Kerman, Iran: Matbaat al-Sa'adah, 1351 H), p. 184.

<sup>46</sup> جمال الدین، ابو منصور، مبادئ الوصول الی علم الاصول، ص 203. Jamal al-Din, Abu Mansur, Mabadi' al-Wusul ila Ilm al-Usul, p. 203.

پہلی قسم وہ خبر واحد جو قرآن سے ملی ہوئی ہو اس سے متعلق شیعہ اور حنفی اصولیین کا اتفاق ہے کہ وہ خبر متواتر کی طرح علم یقینی بدیہی کا فائدہ دیتی ہے اور ہر وہ خبر جو علم یقینی کا فائدہ دے وہ حجت ہوتی ہے، لہذا خبر واحد متصل بالقرآن حجت ہے۔<sup>47</sup>

دوسری قسم وہ خبر واحد جو قرآن سے ملی ہوئی نہ ہو اس سے متعلق شیعہ اور حنفی اصولیین کا اتفاق ہے کہ وہ "ظن" کا فائدہ دیتی ہے اور ہر وہ خبر جو ظن کا فائدہ دے وہ احکام شرعیہ میں قابل حجت ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے اصولیین میں علامہ حلی کے نزدیک خبر واحد غیر متصل بالقرآن عقلی اور شرعی طور پر حجت ہے، مگر متکلمین کی ایک جماعت اسے حجت نہیں مانتی۔<sup>48</sup>

## نتائج

- شیعہ اصولیین کے نزدیک سنت کا مفہوم یہ ہے جو چیز معصوم ذات (نبی اکرم ﷺ اور ائمہ) سے منقول ہو وہ سنت کہلائی گی۔ لیکن حنفی اصولیین کے نزدیک سنت کی تعریف یہ ہے کہ فقط حضور ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو سنت کہتے ہیں۔ بہر حال حنفی اور شیعہ اصولیین میں سے ہر ایک رسول اکرم ﷺ کے قول و فعل اور تقریر کے سنت ہونے پر اتفاق ہے۔
- شیعہ اصولیین کے نزدیک اقوال ائمہ، سنت رسول ﷺ کی تفسیر اور اس کا بیان ہیں جو احادیث خود ان سے منقول ہیں وہ بھی حجت ہیں اور جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں وہ بھی حجت ہیں۔
- شیعہ اصولیین کے نزدیک ائمہ اور رسول اکرم ﷺ کے درمیان واسطے ضروری نہیں ہے اور یہ خبر ان کے نزدیک (حدیث، سنت) مرسل یا مقطوع بھی نہیں ہے۔
- اصولی علماء خبر واحد کی تعریف میں متفق نہیں ہیں مگر ان تمام تعریفات میں ایک چیز قدر مشترک ہے، کہ خبر واحد وہ خبر ہے جس میں تواتر کی تمام شرائط نہ پائی جائیں۔

<sup>47</sup> حلی، جمال الدین ابی منصور ابن مطہر، تہذیب الوصول الی علم الاصول، تحقیق السید محمد حسین، (ایران، 1308ھ)، ص 221، اصول العامہ فی الفقہ المقارن، ص 188، Hilli, Jamal al-Din Abu Mansur ibn Mu'tahar, Tahdhib al-Wusul ila Ilm al-Usul, Edited by Al-Sayyid Muhammad Hussein, (Iran, 1308 H), p. 221. Usul al-Aamah fi al-Fiqh al-Muqaran, p. 188.

<sup>48</sup> نہایۃ الوصول، 3/370، تہذیب الوصول، ص 203، مبادئ الوصول، ص 228، Nihayat al-Wusul, vol. 3, p. 370. Tahdhib al-Wusul, p. 203. Mabadi' al-Wusul, p. 228.

- شیعہ متقدمین کے نزدیک خبر واحد کی دو اقسام 1- صحیح 2- ضعیف تھیں جن کو مقبول اور غیر مقبول کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ مگر شیعہ متاخرین کے نزدیک خبر واحد کی چار اقسام 1- صحیح 2- حسن 3- مؤثق 4- ضعیف ہیں۔ جبکہ تعدادِ رواۃ کے اعتبار سے جمہور علماء کے نزدیک خبر واحد کی تین اقسام خبر متواتر، خبر مشہور اور خبر واحد ہیں۔
- خبر واحد کی حجیت میں فقہاء اور اصولیین کا اختلاف ہے لیکن اکثر اصولیین کے نزدیک خبر واحد حجت ہے، اصول و فروع دونوں میں۔ دلائل کے اعتبار سے یہ قول مضبوط ہے۔ اور خبر واحد کی حجیت کو صرف احکام کے ساتھ خاص کرنا اور عقائد کو چھوڑ دینا تخصیص بلا مخصص ہے جو کہ معتبر نہیں ہے۔
- حنفی اصولیین کے نزدیک خبر واحد حجت ہے، اس لیے امام ابو حنیفہؒ اس خبر کو نہ صرف آگے روایت کرتے بلکہ اس پر اپنے فتاویٰ کی بنیاد قائم کرتے۔ لیکن ان کے نزدیک بھی خبر واحد پر عمل کرنے کی چند شرائط ہیں جو ماقبل میں گزر چکی ہیں۔
- شیعہ اصولیین ہیں جناب شریف مرتضیٰ اور ان کے پیروہ اس خبر واحد کو حجت تسلیم نہیں کرتے اور جو خبر واحد کی حجیت کے قائل ہیں مثلاً شیخ طوسی اور باقی علماء وہ اس دلیل قطعی کے وجود کے قائل نظر آتے ہیں۔
- شیعہ اصولیین میں شیخ طوسی اور متاخرین علماء اصول کے نزدیک ایسی خبر واحد اس صورت میں جس میں یہ شرائط پائی جائیں (1) ناقلمین خبر واحد امام معصوم کے قائل ہوں۔ (2) اور خبر واحد بھی فقط رسول اکرم ﷺ یا ائمہ کے اقوال و افعال پر مبنی ہونا ضروری ہے۔ (3) خبر واحد کے حجت ہونے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ روایان حدیث پر کسی قسم کا عیب یا طعن نہ کیا گیا ہو اور نقل بھی صحیح طریقہ سے کرتا ہو۔